10667 ـ دوران خطبہ چہرہ اور نظر خطیب کی طرف رکھنا سنت ہے

سوال

خطبہ جمعہ میں بعض نمازی اپنی نظر خطیب کی جانب رکھتے ہیں، اور بعض اپنے سامنے دیکھتے ہیں، اور بعض زمین کی طرف، اور بعض اپنی آنکھیں بند رکھتے ہیں، کیا اس موضوع میں کوئی معین سنت بھی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بعض صحابہ کرام سے صحیح حدیث میں وارد ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر چڑھتے تو ہم اپنے چہروں سمیت ان کی جانب متوجہ ہوجاتے "

اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی السلسۃ الصحیحۃ حدیث نمبر (2080) میں ذکر کیا ہے.

ابان بن عبد اللہ بجلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عدی بن ثابت کو دیکھا کہ وہ دوران خطبہ اپنے چہرے سمیت امام کی طرف متوجہ تھے، تو میں نے ان سے عرض کیا: میں نے آپ کو چہرے سمیت امام کی طرف متوجہ دیکھا ؟

تو انہوں نے جواب دیا، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا.

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے جاتے تو ہم اپنے چہروں سمیت ان کی طرف متوجہ ہو جاتے"

اسے ترمذی نے روایت کرنے کے بعد کہا ہے: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ تعالی کی حدیث بھی ہے، اور محمد بن فضل ذاہب الحدیث ہے، صحابہ کرام اور اہل علم کے ہاں اس پر عمل ہے، وہ دوران خطبہ امام کی طرف متوجہ ہونا مستحب سمجھتے تھے.

سفیان ثوری، امام شافعی، اور امام احمد، اور اسحاق رحمہم اللہ کا قول یہی ہے.

اور يحي بن سعيد انصارى سے مروى ہے كہ:

(سنت يہ ہے كہ جمعہ كے دن جب امام منبر پر چڑھ جائے تو سب لوگ اس كى جانب اپنے چہروں سميت متوجہ ہوں).

نافع رحمہ اللہ تعالى بيان كرتے ہيں كہ:

(ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما جمعہ كے روز امام كے نكلنے سے قبل اپنى تسبيح سے فارغ ہو جاتے، اور جب امام نكلتا تو اس كى جانب متوجہ ہو جاتے)

علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے ان احاديث كو سلسلة احاديث الصحيحة حديث نمبر (2080) ميں جمع كيا اور ان پر تعليق چڑھائى ہے.

ابو سعيد خدرى رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم منبر پر بيٹھے تو ہم بھى ان كے گرد بيٹھ گئے ... "

صحيح بخارى حديث نمبر (921).

امام بخارى رحمہ اللہ تعالى نے بخارى يہ حديث باب: خطبہ ميں امام لوگوں كى جانب اور لوگ امام كى جانب متوجہ ہونگے، اور ابن عمر اور انس رضى اللہ تعالى عنہم نے امام كى طرف رخ كيا" ميں ذكر كى ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالى فتح البارى ميں كہتے ہيں:

" مصنف نے حديث سے ترجمة الباب كے مقصود پر استنباط كيا ہے، اس سے وجہ دلالت يہ ہے كہ: صحابہ كرام كا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى كلام سننے كے ليے ان كے ارد گرد بيٹھنا غالب طور پر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى طرف ديكھنے كا متقاضى ہے، خطبہ ميں كھڑا ہونے كے متعلق جو پہلے بيان ہو چكا اس وجہ سےاس پر حملہ اور اعتراض نہيں كيا جا سكتا، كيونكہ يہ اس پر محمول ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم بلند جگہ پر بيٹھ كر صحابہ سے بات چيت كر رہے تھے، اور لوگ آپ كے سامنے نيچے بيٹھے ہوئے تھے، اور اگر خطبہ كى حالت كے علاوہ يہ حالت ہے تو پھر خطبہ ميں تو بدرجہ اولى ايسا ہونا چاہيے؛ كيونكہ خطبہ سننے اور اس ميں خاموشى اختيار كرنے كا حكم ہے"

اور حافظ رحمہ اللہ كا كہنا ہے:

" ان کا امام کی طرف منہ کر کے متوجہ ہونے میں حکمت یہ ہے کہ امام کی کلام سننے کے لیے تیار ہوا جائے، اور سماعت کلام میں امام کے سلوك ادب کا خیال رکھا جائے، لہذا جب امام کی طرح اپنا رخ اور چہرہ اور جسم کر کے ذہن اور دل کو حاضر کر کے بیٹھا جائے تو اس کی تقریر کو سمجھنے میں زیادہ کار آمد ہو گا، اور جس وجہ سے یہ خطبہ مشروع کیا گیا ہے اس کی موافقت ہو گی"

دیکھیں: فتح الباری لابن حجر (2 / 402).

واللہ اعلم .